بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوقاتِ مکروہہ میں نماز پڑھنے کی ممانعت میں کیا حکمت ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

نماز کے تین مکروہ اوقات میں نماز نہ پڑھنے کا حکم ہے، اس کی کیا حکمت ہے؟

جواب

تین مکروہ اوقات جن میں ہر قسم کی نماز ادا، قضا، نفل یہاں تک کہ سجدہ کرنا منع ہے، وہ یہ ہیں: (1) سورج طلوع ہونے سے لے کر تقریباً 20 منٹ تک۔ (2) ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی سے لے کر سورج ڈھلنے تک۔ (3) سورج غروب ہونے کے سے پہلے کے تقریباً 20 منٹ۔

ان تین اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں سوائے اس دن کی عصر کے، اگر عصر کی نماز اب تک نہ پڑھی تھی کہ مکروہ وقت شروع ہوگیا تو اب اسی وقت میں ادا کرے تاکہ قضاء نہ ہو لیکن بلاعذر جان بوجھ کر اتنی تاخیر کرنا گناہ ہے۔

اس کی حکمت یہ ہے کہ ان اوقات میں شیطان سورج کے سامنے اس طرح کھڑا ہوجاتا ہے کہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان معلوم ہو، تاکہ اپنے دوسرے شیاطین کو دکھائے کہ سورج کی پوجا کرنے والے مجھے پوج رہے ہیں، بہت سے مشرکین اس وقت سورج کو سجدہ کرتے ہیں، لہٰذا ان مشرکین سے مشابہت نہ ہو، اس حکمت کی وجہ سے ان تین اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، مسند امام احمد، المعجم الاوسط اور دیگر کتبِ احادیث میں ہے: واللفظ للمعجم: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلاۃ فی ثلاث ساعات: عند طلوع الشمس حتی تطلع ونصف النھار وعند غروب الشمس“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ سورج طلوع ہونے کے وقت حتیٰ کہ (اچھی طرح) طلوع ہوجائے، نصف النہار اور غروبِ آفتاب کے وقت۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 5، صفحہ 53، مطبوعہ قاھرہ)

بدائع الصنائع میں ہے: "أن النبي - صلى الله عليه وسلم - «نهى عن الصلاة عند طلوع الشمس، وقال: إنها تطلع بين قرني شيطان يزينها في عين من يعبدها حتى يسجد لها فإذا ارتفعت فارقها، فإذا كانت عند قائم الظهيرة قارنها، فإذا مالت فارقها، فإذا دنت للغروب قارنها، فإذا غربت فارقها فلا تصلوا في هذه الأوقات» فالنبي - صلى الله عليه وسلم - نهى عن الصلاة في هذه الأوقات من غير فصل فهو على العموم والإطلاق، ونبه على معنى النهي، وهو طلوع الشمس بين قرني الشيطان وذلک؛ لأن عبدة الشمس يعبدون الشمس، ويسجدون لها عند الطلوع تحية لها، وعند الزوال لاستتمام علوها، وعند الغروب وداعا لها فيجيء الشيطان فيجعل الشمس بين قرنيه ليقع سجودهم نحو الشمس له، فنهى النبي - صلى الله عليه وسلم - عن الصلاة في هذه الأوقات لئلا يقع التشبيه بعبدة الشمس، وهذا المعنى يعم المصلين أجمع" **یعنی: بے شک نبی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ "سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے، اور شیطان کی جو عبادت کرتا ہے، اس کی نظروں میں اسے خوبصورت بناتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے سجدہ کرتا ہے۔ پھر جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور جب سورج عین دوپہر کے وقت ہوتا ہے تو شیطان سورج کے ساتھ مل جاتا ہے۔ پھر جب نصف النہار یعنی زوال کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو شیطان سورج سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو شیطان سورج کے ساتھ مل جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو شیطان سورج سے جدا ہو جاتا ہے، لہٰذا ان اوقات میں نماز مت پڑھو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں بغیر کسی استثناء کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، اور یہ نہی عام اور مطلق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ممانعت کے معنی پر تنبیہ بھی فرمائی کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سورج کی عبادت کرنے والے، سورج کی عبادت کرتے ہیں اور بطورِ خاص سورج طلوع ہوتے وقت اس کو سجدہ کرتے ہیں، نصف النہار یعنی زوال کے وقت جب وہ اپنے عروج پر مکمل ہوتا ہے، اور غروب کے وقت، الوداعی سجدے کرتے ہیں۔ اس لیے شیطان سورج کو اپنے دو سینگوں کے درمیان کر لیتا ہے تاکہ ان کا سجدہ سورج کی طرف، شیطان کے لئے واقع ہو۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا تاکہ سورج کی عبادت کرنے والوں سے مشابہت نہ ہو۔ اور یہ ممانعت تمام نمازیوں کے لیے ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 296، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)**

اسی طرح کی ایک حدیث پاک کی شرح کرتے مراٰۃ المناجیح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یعنی سورج نکلتے وقت کوئی نماز نہ پڑھو، نہ نفل، نہ فرض۔ یہاں دو مسئلے سمجھنا چاہیئے: ایک یہ کہ تین وقت مطلقًا نماز ممنوع ہے، سورج نکلتے وقت، بیچ دوپہر یعنی نصف النہار پر، سورج ڈوبتے وقت کہ ان اوقات میں فرض و نفل نماز بلکہ سجدہ ہی حرام ہے، البتہ سورج ڈوبتے وقت آج کی عصر درست ہے۔ دوسرے یہ کہ جب تک سورج میں تیزی نہ آجائے تب تک طلوع مانا جائے گا یعنی سورج چمکنے سے بیس منٹ تک سجدہ حرام ہے۔

یعنی ایک شیطان سورج نکلتے وقت سورج کے سامنے اس طرح کھڑا ہوجاتا ہے کہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان معلوم ہو، تاکہ اپنے دوسرے شیاطین کو دکھائے کہ سورج کی پوجا کرنے والے مجھے پوج رہے ہیں، بہت مشرکین اس وقت سورج کو سجدہ کرتے ہیں اس کی طرف پانی پھینک کر اس کی تعظیم کرتے ہیں، مسلمانوں کو اس وقت سجدہ حرام ہے تاکہ مشرکوں سے مشابہت نہ ہو اور شیطان یہ نہ کہہ سکے کہ مسلمان مجھے سجدہ کررہے ہیں۔ خیال رہے کہ سورج ہر وقت کہیں نہ کہیں طلوع کرتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ شیطان سورج کے ساتھ اسی طرح گردش کرتا ہے کہ جہاں سورج طلوع ہورہا ہو وہاں اس وقت وہ نمودار ہوتا ہے اس کی بہت تفسیریں ہیں۔" (مراۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 359، مطبوعہ قادری پبلشرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا رضا محمد مدنی

فتویٰ نمبر: Web-2685

تاریخ اجرا: 17 جمادی الاخریٰ 1447ھ/09 دسمبر 2025ء